4444/312

محترم جناب مفتی صاحب

السلام علیکم ورحمہ اللہ وبرکاتہ

ہماراایک ریسٹورینٹ ہے، بنک والے ہمارے پاس آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جب کوئی کسٹمر ہمارے بنک کے کارڈ کے ذریعہ پےمنٹ کرے تو آپ اس کو مثلاً ۱۰ فیصد ڈسکاؤنٹ دیں گے۔

اس میں ہمارا، اور بنک کا دونوں کا فائدہ ہے، ہمارا فائدہ یہ ہے کہ بنک اس کیلئے ہمارے کاروبار کی مارکیٹنگ کرے گا جس کے طریقہ کار و شرائط ایک ایگریمنٹ میں طے کر لئے جاتے ہیں۔

اور بنک کا فائدہ یہ ہے کہ اس کے اکاؤنٹ ہولڈرز (جو کہ بنک کا اہم سرمایہ ہیں) ان کو ایک سہولت مل رہی ہے، اور ایک درجہ میں ہم بھی بنک کی مارکیٹنگ کر رہے ہونگے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے ہاں لکھ کر لگائیں کہ اس بنک کے کارڈ پر اتنا ڈسکاؤنٹ ہے۔

اب یہ بنک غیر سودی بھی ہوتے ہیں اور سودی بھی، اسی طرح کسٹمر جو کارڈ چارج کرواتا ہے وہ کارڈ، کریڈٹ کارڈ بھی ہوتا ہے اور ڈیبٹ کارڈ بھی،

دار الافتاء

اب یہ جو ڈسکاؤنٹ دیا جا رہا ہے یہ کون برداشت کرے گا، اس کی چند صورتیں ہیں

۱۔ کبھی تو یہ مکمل ڈسکاؤنٹ ریسٹورینٹ کی طرف سے ہوگا۔

۲۔ کبھی یہ ڈسکاؤنٹ مکمل طور پر بنک کی طرف سے ہوگا۔

۳۔ اور کبھی یہ ڈسکاؤنٹ بنک اور ریسٹورینٹ مل کر شیئر کریں گے۔

اس تمام صورتحال میں چند سوالات ہم اپنے نقطۂ نظر سے پوچھنا چاہتے ہیں:

(۱) اگر کارڈ ہولڈر جو ہمارے پاس آتا ہے وہ غیر سودی بنک کا ہے تو اگر اس کا وہاں بچت اکاؤنٹ ہے تو کیا ہمارے لئے یہ ڈسکاؤنٹ دینا جائز ہوگا (خواہ ڈسکاؤنٹ کی تینوں صورتوں میں کوئی بھی صورت اختیار کی جائے)؟

(۲) اور اگر یہ کارڈ ہولڈر غیر سودی بنک کا کرنٹ اکاؤنٹ ہولڈر ہے تو کیا اس کیلئے یہ ڈسکاؤنٹ لینا جائز ہوگا، یا یہ "کل قرض جر نفعا" میں داخل ہوگا، اور اگر یہ "کل قرض جر نفعا" میں داخل ہوتا ہے تو اگر ڈسکاؤنٹ بنک کی طرف سے ہے تو کیا یہ ہمارے لیئے سود کے "حوالہ" میں تو نہیں آئے گا (کہ گویا بنک نے ہم سے کہا کہ آپ ہماری طرف سے نفع دیدیں پھر ہم آپ کو ادا کر دیں گے)۔

اور اگر ڈسکاؤنٹ کی ہماری طرف سے ہے تو کیا یہ اس طرح سمجھا جائے گا ہم نے بنک کی طرف سے سود کا تبرع کر دیا؟

نوٹ: واضح رہے کہ غیر سودی بنک یہ ڈسکاؤنٹ تمام کارڈ ہولڈرز کو دے رہا ہے خواہ وہ کرنٹ اکاؤنٹ ہو یا کوئی اور اکاؤنٹ ہو۔

(۳) اگر کارڈ ہولڈر جو ہمارے پاس آتا ہے وہ سودی بنک کا ہے تو اگر اس کا وہاں فکسڈ ڈپازٹ اکاؤنٹ ہے تو کیا اس کیلئے یہ ڈسکاؤنٹ جائز ہوگا، (خواہ ڈسکاؤنٹ کی تینوں صورتوں میں کوئی بھی صورت اختیار کی جائے)؟

(۴) اور اگر یہ کارڈ ہولڈر سودی بنک کا کرنٹ اکاؤنٹ ہولڈر ہے تو کیا ڈسکاؤنٹ جائز ہوگا، یا یہ "کل قرض جر نفعا" میں داخل ہوگا، اور اگر یہ "کل قرض جر نفعا" میں داخل ہوتا ہے تو اگر ڈسکاؤنٹ بنک کی طرف سے ہے تو کیا یہ ہمارے سود کے "حوالہ" میں تو نہیں آئے گا۔

اور اگر ہماری طرف سے ہے تو کیا یہ ہمارا بنک کی طرف سے سود کا تبرع کرنا سمجھا جائے گا؟

(۵) اگر سودی بینک سے یہ سہولت [illegible] کارڈ [illegible] تو [illegible] کریڈٹ کارڈ [illegible]
[illegible] سہولت [illegible] ہوگا؟

(۶) کیا سودی بینک کے کریڈٹ کارڈ پر سہولت [illegible] کی صورت [illegible] کو [illegible]
اور کریڈٹ کارڈ میں کیا فرق ہوگا کہ [illegible] ہے

(۷) کریڈٹ کارڈ پر سہولت دی جاتی ہے لیکن اگر ہم کریڈٹ کارڈ پر سہولت [illegible] معلوم نہیں [illegible]
کارڈ چارج کر دیا ہے [illegible] کی صورت میں اگر ہم [illegible] سہولت [illegible]
کی صورت [illegible] میں شامل تو نہیں ہوگا؟

فقط

سائل فرحان [illegible]

DHA فیز [illegible]

0321 - 2898696

ایک وضاحت یہ بھی ہے کہ کارڈز کی مختلف کیٹگریاں ہوتی ہیں جیسے گولڈ کارڈ، سلور کارڈ، پلاٹینم کارڈ
وغیرہ تو ہر ایک میں الگ سہولیات ہوتی ہیں

(جواب منسلک ہے ۔)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

دار الافتاء

جواب سے پہلے بطورِ تمہید واضح رہے کہ:

(الف)۔ سوال میں دو قسم کے کارڈز کا ذکر ہے، ۱۔ کریڈٹ کارڈ، ۲۔ ڈیبٹ کارڈ،

جہاں تک کریڈٹ کارڈ کا تعلق ہے تو اس کے متعلق عرض ہے کہ کریڈٹ کارڈ کا استعمال چونکہ عام حالات میں جائز نہیں ہے اس لئے بہتر یہ ہے کریڈٹ کارڈ پر ڈسکاؤنٹ نہ دیا جائے تاہم اگر کوئی ریسٹورنٹ یا بینک کریڈٹ کارڈ پر ڈسکاؤنٹ دے دے تو وہ سود نہیں کہلائے گا کیونکہ سود وہ مشروط نفع ہے جو مستقرض (قرض دینے والے کو قرض لینے والا) دے کوئی تیسرا شخص یا ادارہ اگر کوئی سہولت اپنی طرف سے دیتا ہے تو اس پر سود کی تعریف صادق نہیں آتی بلکہ یہ ادارہ کی طرف سے ہبہ یا حطِ ثمن ہے جو جائز ہے بشرطیکہ کریڈٹ کارڈ کی ترویج مقصود نہ ہو بلکہ اپنے پروڈکٹ کی ترویج مقصود ہو۔

ڈیبٹ کارڈ پر ڈسکاؤنٹ دینے کی تفصیل "ب" میں آرہی ہے۔

(ب)۔ بینک (خواہ سودی ہو یا غیر سودی) کئی مفت خدمات اکاؤنٹ ہولڈرز کو دیتا ہے مثلاً اے ٹی ایم، منی ٹرانسفرنگ، انٹرنیٹ بینکنگ، پے آرڈر کی مفت فراہمی، بذریعہ ڈیبٹ کارڈ پیمنٹ کرنے پر ڈسکاؤنٹ وغیرہ،

بینک کی جانب سے اگر یہ سہولیات صرف کرنٹ اکاؤنٹ والوں کے ساتھ خاص ہوں اور اکاؤنٹ کھولتے وقت یہ سہولیات دینا مشروط یا معروف ہوں تو یہ سود کے زمرے میں داخل ہیں اور ان کا دینا اور لینا شرعاً جائز نہیں۔ کیونکہ کرنٹ اکاؤنٹ کی حیثیت شرعاً "قرض" کی ہے، گویا کارڈ ہولڈر نے بینک کو قرض دیا ہوا ہے اور بینک اس کا مقروض ہے، اور یہ بات ظاہر ہے کہ قرض دے کر اس پر طے شدہ نفع حاصل کرنا شرعاً سود ہے جو حرام ہے۔

البتہ اگر یہ سہولیات صرف کرنٹ اکاؤنٹ والوں کے ساتھ خاص نہیں ہیں بلکہ دیگر کھاتے داروں کو بھی فراہم کی جاتی ہیں تو ان سہولیات کا لینا جائز ہے۔ کیونکہ اس صورت میں یہ سہولیات محض قرض کی بناء پر نہیں دی جارہیں بلکہ "کاروباری تعلق" کی بناء پر دی جارہی ہیں، بشرطیکہ یہ سہولیات بینک اپنی طرف سے دے، دیگر اکاؤنٹ ہولڈروں کے اموال سے نہ دے۔ اور مرکزی مخلوط رقم میں سے دے، خالص سودی آمدنی سے نہ دے۔

(جاری ہے۔۔۔)

(ج)۔ ریسٹورنٹ والے سودی بینک کے اکاؤنٹ ہولڈرز کو ڈیبٹ کارڈ کے ذریعہ پینمٹ کرنے پر جو ڈسکاؤنٹ دیتے ہیں اگر یہ ڈسکاؤنٹ ریسٹورنٹ والے محض اپنی طرف سے تسویق (مارکیٹنگ) کیلئے کارڈ ہولڈر کو دیتے ہیں اور اس میں سودی بینک کی ترویج مقصود نہیں ہے تو ان سہولیات سے فائدہ اٹھانا (کرنٹ اکاؤنٹ ہولڈر اور فکسڈ ڈپازٹ اکاؤنٹ ہولڈر دونوں کیلئے) جائز ہے، کیونکہ یہ ریسٹورنٹ والے کی طرف سے ہبہ یا حطِ ثمن ہے. اور یہ قرض پر مشروط نفع نہیں ہے کہ اس کو سود کہا جائے جیسا کہ تمہید کی شق "الف" میں ذکر ہوا۔

اس تمہید کے بعد سوالات کے جوابات درج ذیل ہیں:

(۱)۔۔۔ غیر سودی بینک کے بچت اکاؤنٹ میں رقم چونکہ شرکت یا مضاربت کے طور پر دی جاتی ہے اس لئے غیر سودی بینک کے بچت اکاؤنٹ ہولڈر کے لئے یہ ڈسکاؤنٹ دینا جائز ہے خواہ ڈسکاؤنٹ کی تینوں صورتوں میں سے کوئی بھی صورت اختیار کی جائے۔(البتہ بینک کی جانب سے ملنے والے ڈسکاؤنٹ کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ معمولی مقدار میں ہو مکمل راس المال یا راس المال کے معتد بہ حصہ کے بقدر نہ ہو (جس سے راس المال مضمون ہو جائے) بلکہ اس سے کم کم ہو)

(۲)۔۔۔ سوال میں ذکر کردہ تفصیل کے مطابق غیر سودی بینک یہ ڈسکاؤنٹ اگر تمام کارڈ ہولڈرز کو دے رہا ہو تو اس صورت میں غیر سودی بینک کے کرنٹ اکاؤنٹ ہولڈر کے لئے یہ ڈسکاؤنٹ لینا جائز ہو گا کیونکہ یہ ڈسکاؤنٹ بینک کی طرف سے "کاروباری تعلق" کی بنیاد پر دیا جا رہا ہے لہٰذا یہ ڈسکاؤنٹ "کل قرض جر نفعا" میں داخل نہیں ہے۔

(۳۔۴۔۵)۔۔۔ سودی بینک کے اکاؤنٹ ہولڈرز (کرنٹ، فکسڈ ڈیپازٹ اکاؤنٹ وغیرہ) کو ریسٹورنٹ کی جانب سے ملنے والا ڈسکاؤنٹ لینا درست ہے کیونکہ یہ ریسٹورنٹ والے کی طرف سے ہبہ یا حطِ ثمن ہے البتہ سودی بینک کے اکاؤنٹ ہولڈرز کو سودی بینک کی جانب سے ملنے والے ڈسکاؤنٹ میں تفصیل یہ ہے کہ سودی بینک اگر تمام اکاؤنٹ ہولڈرز (کرنٹ، فکسڈ ڈیپازٹ اکاؤنٹ وغیرہ) کو یہ ڈسکاؤنٹ دے رہا ہے تو اس کا لینا اور دینا جائز ہے اور یہ "کل قرض جر نفعاً" میں داخل نہیں ہے بشرطیکہ یہ ڈسکاؤنٹ بینک اپنی طرف سے دے، دیگر اکاؤنٹ ہولڈروں کے اموال سے نہ دے۔ اور مرکزی مخلوط رقم میں سے دے، خالص سودی آمدنی سے نہ دے۔

(جاری ہے۔۔۔)

اور اگر سودی بینک صرف کرنٹ اکاؤنٹ ہولڈر کو یہ ڈسکاؤنٹ دیتا ہے تو اس کا دینا اور لینا شرعاً جائز نہیں، کیونکہ کرنٹ اکاؤنٹ کی حیثیت شرعاً "قرض" کی ہے، گویا کارڈ ہولڈر نے بینک کو قرض دیا ہوا ہے اور بینک اس کا مقروض ہے، اور اُسے بذریعہ کارڈ پیمنٹ کی صورت میں قرض پر نفع حاصل ہو رہا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ قرض دے کر اس پر طے شدہ نفع حاصل کرنا شرعاً سود ہے جو حرام ہے۔

(۶)۔۔۔اگر ڈسکاؤنٹ دینے سے سودی بینک کی ترویج مقصود نہ ہو بلکہ محض اپنی طرف سے تسویق (مارکیٹنگ) کیلئے ڈسکاؤنٹ دیا جاتا ہو تو یہ سودی بینک کی حوصلہ افزائی نہیں کہلائے گا۔

(۷)۔۔۔سوال میں ذکر کردہ خدشہ کی تحقیق کرنے کے آپ مکلف نہیں، اگر کریڈٹ کارڈ پر ڈسکاؤنٹ دینے سے اس کی ترویج مقصود نہ ہو بلکہ اپنے پروڈکٹ کی ترویج مقصود ہو تو یہ کریڈٹ کارڈ کو فروغ دینا نہیں ہے۔

دار الافتاء

بحوث في قضايا فقهية معاصرة :(۲:۱٦٤)

الجوائز علي بطاقة الائتمان:

واما الربا، فانه يتحقق باعطاء زيادة من للمستقرض الي المقرض،و ليس في العكس اعطي مقرض شيئا للمستقرض،علاوة علي القرض، فانه تبرع محض لا يلزم منه الربا،

بحوث في قضايا فقهية معاصرة :(۲:۲٤۰)

((الجوائز علي الحسابات الجارية)).......... فما يعطي علي تلك الحسابات من الجوائز ،ان كانت معلنة من قبل البنوك عند فتح الحسابات ، فانها زيادة مشروطة في القرض ، فتحرم لكونها رباً. انما تخرج من الحرمة صورة واحدة فقط وهي ان يعطي البنك جوائز بدون إعلان سابق ، ولا التزام ، وبدون ان يكون لاحد من اصحاب الحسابات حق المطالبة من البنك ، وبدون ان يصير ذلك تعاملاً لاستجلاب الودائع ؛ وانما يقع ذلك علي سبيل مبادرة اتفاقية غير متوقعة، فانه يدخل في حسن القضاء و انما يجوز ذلك من مال البنك لا من اموال اصحاب حسابات الاستثمار لان البنك غير مسموح بالتبرع من قبلهم. والظاهر ان هذه الصورة لاتفي بغرض البنوك، فان البنوك انما تفعل ذلك تشجيعا للناس علي فتح الحسابات الجارية عندهم، وكلما وقع ذلك وسيلة لاستجلاب القروض، دخل في زيادة غير مشروعة...... **((الجوائز علي حسابات الاستثمار في البنوك الاسلامية))**......و أما الناحية الثانية، و هى أنها هل يلزم منها الربا؟ و الظاهر أنها لا تدخل فى الربا بشرط أن لا تؤدى إلى ضمان رأس المال لو

(جاری ہے)

جزء يعتد به منه أو الربح في الشركة أو للمضاربة، و ذلك إنما يكون إن بلغت قيمة الجوائز مقدار رأس المال للمودع في حساب الإستثمار أو جزءا معتدا به منه أو زاد عليه، فحيث يؤدي ذلك إلى ضمان رأس المال للشريک من شريكه، أو لرب المال في المضاربة، فإنه شرط يقطع الشركة، و يؤدي إلى الربا فيما كانت قيمة الجوائز زائدة على رأس المال،اما اذا كانت الجوائز بسيطة لا تبلغ قيمتها راس المال، أو جزءا يعتد به منه ، مثل الهدايا التي يتعارف إهداءها فيما بين الاصدقاء ، مثل الأقلام ،أو الساعات العادية، أو المذكرات، أو بعض الكتب، فإن مثل هذه الجوائز لاعلاقة لها بضمان رأس المال ، ويدخل فيه تقديم بعض الخدمات المصرفية بدون عوض، مثل إجراء الشيكات المصدقة مجانا، والظاهر أنه لامحظور فيه لأصحاب حسابات الاستثمار ، بشرط ان يتحملها البنك من امواله الخاصة ولا تستخدم فيها اموال المودعين في حساب الاستثمار ، لانه لا يجوز للبنك ان يتبرع من اموالهم شيئا.......... والله سبحانه وتعالى اعلم

رحیم اللہ عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۲/رجب/۱۴۳۶ھ

۱۲/مئی/۲۰۱۵ء

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفراللہ
۲۲/۷/۱۴۳۶ھ

مفتی

الجواب صحیح
بندہ عبدالرؤف سکھروی
۲۲/۷/۱۴۳۶ھ

مفتی

الجواب صحیح
محمد عبدالمنان عفی عنہ
۲۳/۷/۱۴۳۶ھ

نائب مفتی

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
۲۴/۷/۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۲۲/۷/۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح
[illegible]
۲۴/۷/۱۴۳۶ھ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۷۸/۱۴۳۶ھ